www.wilayattimes.com
اشاعت کا تیسرا سال

ہفت روزہ
ولایت ٹائمز
WILAYAT TIMES
سرینگر

اللہ کی ولایت مومنین اور متقین پر ہے وہ انہیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا ہے

جلد:04 ☆ شمارہ نمبر:08 ☆ تاریخ:19 فروری 2018 تا 25 فروری 2018ء بمطابق 02 جمادی الثانی 08 جمادی الثانی 1439ھ ☆ صفحات:8

اھلسنت علمائے دین کی نظر میں

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا مقام و منزلت

۲

ابن ابی الحدید

عبدالحمید ابن ابی الحدید معروف معتزلی عالم اور نہج البلاغہ کے شارح ہیں، وہ لکھتے ہیں: رسول اللہ لوگوں کے گمان سے زیادہ اور لوگ اپنی بیٹیوں کا جتنا احترام کرتے تھے اس سے زیادہ حضرت فاطمہ کی عزت کرتے تھے، یہاں تک کہ آبا کو اپنی اولاد سے جو محبت ہوتی ہے رسول اللہ کی حضرت فاطمہ سے محبت اس سے کہیں زیادہ تھی۔ آپ نے ایک مرتبہ نہیں بلکہ بار بار، مختلف مقامات پر اور مختلف الفاظ میں، عام و خاص کی موجودگی میں فرمایا:

انها سیدة نساء العالمین و انها عدیل مریم بنت عمران و انها اذا مرت فی الموقف نادی مناد من جهة العرش: یا اهل الموقف غضوا ابصارکم لتعبر فاطمة بنت محمد.

فاطمہ عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں۔ وہ مریم بنت عمران کا درجہ رکھتی ہیں، وہ جب میدان حشر میں سے گزریں گی تو عرش سے ایک منادی کی آواز بلند ہوگی: اے اہل محشر اپنی آنکھیں نیچی کرلو تا کہ فاطمہ بنت محمد گزر جائیں۔

ابن صباغ مالکی

نامور عالم ابن صباغ مالکی کہتے ہیں: ہم آپ کی چند اہم خصوصیات، نسبی شرافت اور ذاتی خوبیاں بیان کرتے ہیں: فاطمہ زہرا اس ہستی کی بیٹی ہیں جس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: (سبحان الذی اسری بعبده) پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گئی۔ آپ بہترین انسان کی بیٹی ہیں اور پاک زاد ہیں۔ عمیق نظر رکھنے والے علما کا اس پر اجماع اور اتفاق ہے کہ آپ عظیم خاتون ہیں۔ (الفصول المہمہ، طبع بیروت، ص ۳۳۱۲)

حافظ ابو نعیم اصفہانی

حلیۃ الاولیا کے مصنف معروف عالم حافظ ابونعیم اصفہانی لکھتے ہیں: حضرت فاطمہ برگزیدہ نیکوکاروں اور منتخب پرہیزگاروں میں سے ہیں۔ آپ سیدہ بتول، بضعہ رسول اور اولاد میں سے آنحضرت کو سب سے زیادہ محبوب اور آنحضرت کی رحلت کے بعد آپ کے خاندان میں سے آپ سے جا ملنے والی پہلی شخصیت ہیں۔ آپ دنیا اور اس کی چیزوں سے بے نیاز تھیں۔ آپ دنیا کی پیچیدہ آفات و بلایا کے اسرار و رموز سے آگاہ تھیں۔ (حلیۃ الاولیا طبع بیروت ج ۲، ص ۹۳۱)

توفیق ابو علم

استاد توفیق ابو علم مصر کے معاصر علما محققین میں سے ہیں۔ انھوں نے الفاطمہ الزہرا کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ اس میں وہ لکھتے ہیں:

فاطمہ اسلام کی تاریخ ساز شخصیتوں میں سے ہیں۔ ان کی عظمت شان اور بلند مرتبہ کے بارے میں یہی کافی ہے کہ وہ پیغمبر اعظم کی تنہا دختر، امام علی ابن ابی طالب کی شریک حیات اور حسن و حسین کی مادر ہیں۔ درحقیقت رسول اللہ کے لئے راحت جاں اور دل کا سرور تھیں۔ زہرا وہی خاتون ہیں کہ کروڑوں انسانوں کے دل جن کی طرف کھنچتے ہیں اور جن کا نام گرامی زبان پر رہتا ہے۔ آپ وہی خاتون ہیں جنہیں آپ کے والد نے ام ابیہا کا لقب دیا۔ عظمت و احترام کا جو تاج آپ کے والد نے اپنی بیٹی کے سر پر رکھا، ہم پر آپ کی تکریم کو واجب کر دیتے ہیں۔

آلوسی

آلوسی نے اپنی تفسیر روح المعانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۸ پر سورہ آل عمران کی آیت ۴۲ کے ذیل میں تحریر کیا ہے کہ "اس آیت سے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا پر حضرت مریم سلام اللہ علیہا کی برتری اور فضیلت ثابت ہوتی ہے بشرطیکہ اس آیت میں "نسا العالمین" سے مراد تمام زمانوں اور تمام ادوار کی خواتین مراد ہوں مگر چونکہ کہا گیا ہے کہ اس آیت میں مراد حضرت مریم کے زمانے کی عورتیں ہیں لہذا ثابت ہے کہ مریم علیہا السلام سیدہ فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا پر فضیلت نہیں رکھتیں۔

آلوسی لکھتے ہیں: رسول اللہ نے ارشاد فرمایا ہے: "ان فاطمة البتول افضل النسا المتقدمات و المتأخرات، فاطمہ بتول صلوٰۃ اللہ علیہا پر تمام گذشتہ اور آئندہ عورتوں سے افضل ہیں"۔

آلوسی کے بقول "اس حدیث سے تمام عورتوں پر حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی افضلیت ثابت ہوتی ہے کیونکہ سیدہ (صلوٰۃ اللہ علیہا پر) رسول اللہ کی روح و جان ہیں، چنانچہ سیدہ فاطمہ (صلوٰۃ اللہ علیہا پر) عائشہ ام المومنین پر بھی برتری رکھتی ہیں"۔

السهیلی

السہیلی رسول اللہ کی معروف حدیث "فاطمة بضعة منی" کا حوالہ دیتے ہوئے کتاب روض الانف صفحہ ۲۷۹ (مکتب الکلیات الازہری مصر) میں اس طرح رقم طراز ہیں لکھتے ہیں: میری رائے میں کوئی بھی "بضعۃ الرسول" سے افضل و برتر نہیں ہوسکتا"۔

الزرقانی

محمد عبدالعظیم الزرقانی لکھتے ہیں: "جو رائے امام المقریزی، قطب الخضیری اور امام السیوطی نے واضح دلیلوں کی روشنی میں منتخب کی ہے یہ ہے کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حضرت مریم (س) سمیت دنیا کی تمام عورتوں سے افضل و برتر ہیں۔ (روض الانف جلد ۱ صفحہ ۱۷۸)

السفرانی

تحریر کیا ہے: "فاطمہ ام المومنین خدیجہ (صلوٰۃ اللہ علیہا پر) سے افضل ہیں، اللہ سیادت کی خاطر اور اسی طرح مریم (صلوٰۃ اللہ علیہا پر) سے افضل و برتر ہیں"۔ (روض الانف جلد ۱ صفحہ ۱۷۸)

ابن الحکمی

ابن الحکمی لکھتے ہیں: "صحیح تر قول کے مطابق فاطمہ سلام اللہ علیہا افضل النسا ہیں"۔ (روض الانف جلد ۱ صفحہ ۱۷۸)

شیخ الرفاعی

الرفاعی کے اس قول کو اسی کتاب میں اس طرح نقل کیا گیا ہے" کہ اسی قول کے مطابق متقدم اکابرین اور دنیا کے علماء دانشوروں نے صحیح قرار دیا ہے، فاطمہ تمام خواتین سے افضل ہیں"۔

ڈاکٹر محمد سلیمان فرج

معروف عالم اہل سنت تحریر کرتے ہیں کہ فضیلت فاطمہ سیدۃ النساء العالمین کی فضیلت کو کوئی درک نہیں کرسکتا اس لئے کہ ان کا مقام بہت بلند اور انکی منزلت بہت عظیم ہے، وہ رسول اسلام کا جز ہیں، اسی وجہ سے بخاری نے آپ کے لئے روایت کی ہے کہ: پیامبرؐ نے فرمایا فاطمہ میرا جز ہے جس نے فاطمہ کو غضب ناک کیا اس نے مجھے غضب ناک کیا۔

(الاضواء فی مناقب الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سید احمد سامح حسینی مقدمہ ص ۱)

ابوبکر جابر جزایری

حضرت زہرا کے فضائل بہت زیادہ ہیں، انہیں میں سے ایک علم حضرت زہرا ہے اور وہ کیوں عالمہ نہ ہوں جبکہ وہ اس رسول کی بیٹی ہیں جو شہر علم ہے، اور وہ رسول کا جز ہیں۔ (العلم والعلماء، ابوبکر جابر جزائری ص ۲۳۷)

ڈاکٹر محمد طاہر القادری

موجودہ صدی کے مشہور و معروف سنی عالم دین ڈاکٹر محمد طاہر القادری اپنی کتاب "الدرۃ البیضاء فی مناقب فاطمۃ الزہرا" میں چار خواتین کی فضیلت سے متعلق احادیث کا حوالہ دیتے ہیں اور لکھتے ہیں: "احادیث میں کسی قسم کا تعارض (تصادم) نہیں ہے کیونکہ دیگر خواتین یعنی: مریم، آسیہ اور خدیجہ (صلوٰۃ اللہ علیہا پر)، کی افضلیت کا تعلق ان کے اپنے زمانوں سے ہے یعنی وہ اپنے زمانوں کی عورتوں سے بہتر و برتر تھیں لیکن حضرت سیدہ عالمین (صلوٰۃ اللہ علیہا پر) کی افضلیت عام اور مطلق ہے اور پورے عالم اور تمام زمانوں پر مشتمل (یعنی جہان شمول اور زمان شمول) ہے"

مریم (س) پر سیدہ فاطمہ (س) کی افضلیت سنی محدثین کی نگاہ میں:

اس صحیح روایت کی مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: "یا فاطمة لا ترضین تکونی سیدة نساء العالمین و سیدة نساء هذه الامة و سیدة نسا المومنین؛ اے فاطمہ (س)! کیا آپ خوشنود نہیں ہوگی کہ دنیا کی خواتین کی سردار قرار پائیں اور اس امت کی خواتین کی سیدہ قرار پائیں اور یا ایمان خواتین کی سیدہ قرار پائیں؟ (المستدرک، ج ۳، ص ۱۵۶)

حاکم اور ذہبی دونوں اس روایت کو صحیح قرار دیتے ہیں۔ یہ روایت حضرت حوا، ام البشر سے لے کر قیامت تک، دنیا کی تمام عورتوں پر حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی افضلیت کی واضح ترین اور منہ بولتی دلیل ہے اور اس روایت نے ہر قسم کی نادرست تصورات کا امکان ختم کرکے رکھ دیا ہے۔

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ (صلوٰۃ اللہ علیہا) سے مخاطب ہوکر فرماتے ہیں: "لا ترضین نک سیدة نسا العالمین" کیا آپ خوشنود نہیں ہیں آپ عالمین کی خواتین کی سردار ہیں؟

سیدہ (صلوٰۃ اللہ علیہا) نے عرض کیا: اور مریم؟

فرمایا: "تلک سیدة نسا عالمها" وہ اپنے زمانے کی خواتین کی سردار تھیں۔ (محمد شوکانی، فتح القدیر) بیروت: دارالمعروف، ۱۹۹۶م، ج ۱، ص ۳۳۹۔

عبداللہ ابن عباس نے ایک طویل حدیث میں رسول اللہؐ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: میری بیٹی فاطمہ (صلوٰۃ اللہ علیہا) بے شک اولین سے آخرین تک تمام عالمین کی خواتین کی سردار ہیں۔ (ابراہیم جوینی، فرائد السمطین، ج ۲، ص ۳۵)

نیز ایک طولانی حدیث کے ضمن میں پیغمبر خداؐ نے فرمایا: "چوتھی مرتبہ خدا نے نظر ڈالی اور فاطمہ (صلوٰۃ اللہ علیہا) کو پورے عالم کی خواتین پر پسندیدہ اور افضل قرار دیا۔ (سلیمان قندوزی، ینابیع المودۃ، ص ۲۳۷، باب ۵۶۔)

ابن عباس پیغمبر خداؐ سے روایت کرتے ہیں: "اربع نسوة سیدات عالمهن مریم بنت عمران، و آسیه بنت مزاحم، و خدیجه بنت خویلد، و فاطمة بنت محمد و افضلهن عالما فاطمة؛ چار خواتین اپنے زمانے کی دنیا کی سردار ہیں: مریم بنت عمران، آسیہ بنت مزاحم (زوجہ فرعون)، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمدؐ، اور ان کے درمیان سب سے زیادہ عالم حضرت فاطمہ (صلوٰۃ اللہ علیہا) ہیں"۔ (الدر المنثور، ج ۲، ص ۱۹۴)

نیز ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ (ص) نے فرمایا: "افضل العالمین من النساء الاولین والآخرین فاطمہ؛ اولین اور آخرین کی خواتین میں سب سے افضل خاتون فاطمہ (س) ہیں"۔ (المناقب المرتضوی، ص ۱۱۳، بحوالہ غلام رضا کسائی، مناقب الزہراء (قم: مطبع مہر، ۱۳۹۷)، ص ۹۴)

فدک حق زہرا سلام اللہ علیہا

فدک وراثت تھا یا رسول کی جانب سے شہزادی فاطمہ زہرا سلام اللہ کے لیے ہدیہ اور ہبہ تھا، خود علماء اہل سنت نے اس کو اپنی معتبر کتابوں میں نقل کیا ہے کہ باغ فدک کو رسول اکرم نے شہزادی کو عنایت کیا تھا۔

صحیح مسلم میں حضرت ابوسعید الخدری اور حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زندگی ہی میں فدک حضرت فاطمہ کو اس وقت ہبہ کر دیا جب سورہ حشر کی ساتویں آیت نازل ہوئی۔ (درالمنثور از جلال الدین سیوطی جلد ۴ صفحہ ۱۷۷) دیگر تفاسیر میں سورہ حشر کی آیت ۷ کی ذیل میں لکھا ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فدک حضرت فاطمہ الزہرا کو ہبہ کر دیا۔ (معراج النبوۃ از عبدالحق دہلوی حتوفی ۱۰۵۲ صفحہ ۲۲۸ جلد ۴ باب ۱۰ حبیب السیار از غیاث الدین محمد خواند امیر)

شاہ عبدالعزیز نے فتاوی عزیزیہ میں اس بات کا اقرار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حضرت فاطمہ الزہرا کو فدک سے محروم کرنا درست نہیں ہے۔ (فتاوی عزیزیہ از شاہ عبدالعزیز)

صحیح البخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد فدک کی ملکیت پر حضرت فاطمہ الزہرا اور حضرت ابوبکر میں اختلافات پیدا ہوئے۔ حضرت فاطمہ نے فدک پر اپنا حق ملکیت سمجھا جبکہ حضرت ابوبکر نے فیصلہ دیا کہ چونکہ انبیا کی وراثت نہیں ہوتی اس لیے فدک حکومت کی ملکیت میں جائے گا۔

اس پر حضرت فاطمہ حضرت ابوبکر سے ناراض ہوگئیں اور اپنی وفات تک ان سے کلام نہیں کیا۔ یہاں تک کہ ان کی وفات کے بعد رات کو جنازہ پڑھا یا گیا جس کے بارے میں حضرت ابوبکر کو خبر نہ کی گئی۔

(صحیح بخاری اردو ترجمہ از مولانا داود مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند جلد ۵ حدیث ۳۳۳۰-۳۳۳۱)

ولایت ٹائمز ڈاٹ کام

حضرت فاطمہ (س) کے فضائل قرآن کی روشنی میں

> اے میرے رسول(ص) آپ امت سے کهه دیجئے که میں تم سے اس تبلیغ رسالت کا کوئی اجر نهیں چاهتا علاوه اس کے که میرے اقربا سے محبت کرو. ابن عباس سے روایت هے که جس وقت یه آیت نازل هوئی پیغمبر سے سوال کیا گیا ،جن لوگوں سے محبت و مودت کا همیں حکم دیا گیا هے وه کون لوگ هیں ؟ پیغمبر اکرم (ص) نے فرمایا : علی، فاطمه اور ان کے دو فرزند مراد هیں .

تفسیر فرات کوفی میں امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر میں لیلۃ سے مراد فاطمہ زہرا (س) کی ذات گرامی ہے اور القدر ذات خداوند متعال کی طرف اشارہ ہے۔ فاطمہ زہرا (سلام اللہ علیہا) وہ عظیم خاتون ہیں جن کی حقیقی معرفت معصومین (علیہم السلام) کے پاس ہے جس کا حصول فقط قرآنی آیات اور احادیث معصومین (علیہم السلام) کے سایہ میں ہی ممکن ہے۔ لہذا ایسی شخصیت کی حقیقی معرفت کا دعویٰ فقط انسان کامل ہی کر سکتا ہے۔ حضرت فاطمہ زہرا (س) عالم اسلام کی ایسی باعظمت خاتون ہیں جن کی فضیلت زندگی کے ہر شعبے میں آشکار ہے اور عظمتوں کے اس سمندر کی فضیلتوں کو قرآنی آیات اور معصومین (علیہم السلام) کی روایات میں بار بار ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت زہرا (س) کے فضائل کے بیان میں بہت زیادہ روایتیں وارد ہوئی ہیں لیکن ہم فقط ان احادیث کو بیان کریں گے جو قرآنی آیات کی تفسیر کے طور پر وارد ہوئی ہیں یا آیت کے شان نزول کو بیان کرتی ہیں جبکہ یہ روایات فقط فضائل کے چند گوشوں کو بیان کرتی ہیں۔

فاطمه کی معرفت لیله القدر کی معرفت هے

تفسیر فرات کوفی میں امام صادق (علیہ السلام) سے مروی ہے کہ "انا انزلناہ فی لیلۃ القدر" میں "لیلۃ" سے مراد فاطمہ زہرا (س) کی ذات گرامی ہے اور "القدر" ذات خداوند متعال کی طرف اشارہ ہے۔ لہذا جسے بھی فاطمہ زہرا (س) کا حقیقی عرفان حاصل ہو گیا اس نے لیلۃ القدر کو درک کر لیا۔ آپ کو فاطمہ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ لوگ آپ کی معرفت سے عاجز ہیں۔

مستحکم دین

کتاب "البرہان فی تفسیر القرآن" تالیف سید ہاشم بحرانی میں سورہ بینہ کی پانچویں آیت کی تفسیر میں امام محمد باقر (علیہ السلام) سے روایت ہے کہ اس آیت میں دین قیم سے مراد فاطمہ (س) ہیں۔

شریعت کے سارے اعمال بغیر محمد و آل محمد (ع) کی ولایت کے باطل و بیکار ہیں اور روایات میں اس بات کی طرف بھی اشارہ پایا جاتا ہے کہ دین کا استحکام فاطمہ (س) اور ان کی ذریت کی محبت سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دین قیم کی تفسیر آپ کی ذات گرامی سے کی گئی ہے۔

آسمانی گهر

علامہ مجلسی (رہ) انس بن مالک اور بریدہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا (ص) نے سورہ نور کی ۳۶ ویں آیت کی تلاوت فرمائی "فی بیوت اذن اللہ ان ترفع و یذکر فیہا اسمہ یسبح لہ فیہا بالغدو و الآصال" تو ایک شخص کھڑا ہوا اور رسول خدا (ص) سے دریافت کیا: یا رسول اللہ یہ گھر کس کا ہے؟ فرمایا: انبیاء علیہم السلام کا گھر ہے۔ حضرت ابو بکر کھڑے ہوئے اور حضرت علی (علیہ السلام) کے گھر کی جانب اشارہ کر کے پوچھا: کیا یہ گھر بھی انہیں گھروں جیسا ہے؟ حضرت نے فرمایا: یقینا! بلکہ ان میں سب سے برتر ہے۔

عذاب و لعنت دشمنان زهرا (س) کا مقدر

تفسیر قمی میں سورہ احزاب کی ۵۷ ویں آیت کے ذیل میں وارد ہوا ہے: "ان الذین یؤذون اللہ و رسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا و الآخرۃ و اعد لہم عذابا مہینا"؛ "یقینا جو لوگ خدا اور اس کے رسول کو ستاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں خدا کی لعنت ہے اور خدا نے ان کے لئے رسوا کن عذاب مہیا کر رکھا ہے"۔

علی بن ابراہیم قمی (رہ) فرماتے ہیں کہ یہ آیت علی و فاطمہ (علیہما السلام) کے حق کے غاصبوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے نیز پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے روایت نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: جو بھی ہماری زندگی میں زہرا (س) کو اذیت پہنچائے گویا میرے مرنے کے بعد بھی اس نے زہرا (س) کو اذیت دی ہے اور جو بھی میری رحلت کے بعد زہرا کو اذیت دے گویا اس نے میری زندگی میں زہرا کو اذیت دی، اور جس نے بھی فاطمہ کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی، جس نے مجھے اذیت دی اس نے خدا کو اذیت دی اور خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے: یقینا جو لوگ خدا اور اس کے رسول (ص) کو ستاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں خدا کی لعنت ہے اور خدا نے ان کے لئے رسوا کن عذاب مہیا کر رکھا ہے۔

امر الهی کی پیروی

امام صادق (علیہ السلام) اپنے اجداد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت زہرا (س) نے فرمایا: جس وقت سورہ نور کی ۶۳ ویں آیت: "لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا": "جس طرح تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو پیغمبر اکرم (ص) کو اس طرح سے آواز مت دو"۔ نازل ہوئی ہم نے پیغمبر اکرم (ص) کو بابا کہنا چھوڑ دیا اور یا رسول اللہ کہہ کر خطاب کرنے لگے، پیغمبر اکرم (ص) نے مجھے فرمایا: بیٹی فاطمہ یہ آیت تمہارے اور تمہاری آنے والی نسلوں کے لئے نازل نہیں ہوئی ہے چونکہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے، بلکہ یہ آیت متکبر اور ظالم قریش کے لئے نازل ہوئی ہے۔ تم مجھے بابا کہہ کر پکارا کرو چونکہ یہ کلمہ میرے دل کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور اس سے خداوند راضی ہوتا ہے، یہ کہہ کر میرے چہرے کا بوسہ لیا۔

اجرت رسالت

سورہ شوریٰ کی ۲۳ ویں آیت میں خداوند متعال فرماتا ہے: "اے میرے رسول (ص) آپ امت سے کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس تبلیغ رسالت کا کوئی اجر نہیں چاہتا علاوہ اس کے کہ میرے اقرباء سے محبت کرو" ابن عباس سے روایت ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی پیغمبر سے سوال کیا گیا، جن لوگوں سے محبت و مودت کا ہمیں حکم دیا گیا ہے وہ کون لوگ ہیں؟ پیغمبر اکرم (ص) نے فرمایا: علی، فاطمہ اور ان کے دو فرزند مراد ہیں۔

☆☆☆☆☆

کلمات کلیدی: فاطمہ زہرا (س)، امام صادق علیہ السلام، فاطمہ کی معرفت، قرآن کی زبانی، علی بن ابراہیم قمی

تسبیح حضرت فاطمہ زہراء (س)

اگر ہم کسی چیز کو دل سے چاہتے ہیں اور اس سے والہانہ محبت کرتے ہیں تو اس کا ذکر صبح وشام ہماری زبان پر رہتا ہے، بار بار ہم اس کو دہراتے رہتے ہیں، اس مطلب کو ثابت کرنے کے لئے دلائل وبراہین قائم کرنے یا مثالیں دینے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اس کو ہر شخص اپنے اندر محسوس کرسکتا ہے، لیکن قہراً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر ہم خدا سے محبت کرتے ہیں تو اپنی زندگی میں اس کے ذکر کو کتنی جگہ دیتے ہیں؟ ہونا تو یہ چاہئے کہ تمام اذکار سے زیادہ ہماری زبان پر اسی کا ذکر ہو بلکہ صرف اور صرف اسی کا ذکر ہو کیونکہ حقیقی محبت کی حقدار صرف اسی کی ذات اقدس ہے، مزید برآں یہ کہ آیات وروایات بھی ذکر خدا کی تاکید سے بھری پڑی ہیں اور اس کے آثار وفوائد اور برکات بھی مفصل طور پر بیان کردئے گئے ہیں ،قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔

اگر ہم کسی چیز کو دل سے چاہتے ہیں اور اس سے والہانہ محبت کرتے ہیں تو اس کا ذکر صبح وشام ہماری زبان پر رہتا ہے، بار بار ہم اس کو دہراتے رہتے ہیں، اس مطلب کو ثابت کرنے کے لئے دلائل وبراہین قائم کرنے یا مثالیں دینے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اس کو ہر شخص اپنے اندر محسوس کرسکتا ہے، لیکن قہراً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر ہم خدا سے محبت کرتے ہیں تو اپنی زندگی میں اس کے ذکر کو کتنی جگہ دیتے ہیں؟ ہونا تو یہ چاہئے کہ تمام اذکار سے زیادہ ہماری زبان پر اسی کا ذکر ہو بلکہ صرف اور صرف اسی کا ذکر ہو کیونکہ حقیقی محبت کی حقدار صرف اسی کی ذات اقدس ہے، مزید برآں یہ کہ آیات وروایات بھی ذکر خدا کی تاکید سے بھری پڑی ہیں اور اس کے آثار وفوائد اور برکات بھی مفصل طور پر بیان کردئے گئے ہیں ،قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب. رعد. ۲۸
آگاہ ہو جاؤ کہ اطمینان قلب یاد الٰہی سے ہی حاصل ہوتا ہے۔

فاذکرونی اذکرکم بقرہ. ۱۵۲
تم ہم کو یاد کرو تاکہ ہم تمہیں یاد رکھیں

اذکرو اللہ ذکراً کثیراً احزاب. ۴۱
اللہ کا ذکر بہت زیادہ کیا کرو

والذکرو اللہ کثیراً لعلکم تفلحون جمعہ. ۱۰
اور خدا کو بہت یاد کرو شاید اسی طرح تمہیں نجات حاصل ہوجائے۔

مولائے کائنات دعائے کمیل میں ارشاد فرماتے ہیں:
ان تجعل أوقاتی من اللیل والنهار بذکرک معمورة.
خدایا تو میرے دن اور رات کو اپنے ذکر سے معمور ومنور فرما۔

اسی طرح وقت آخر وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:
یا بنیّ کن اللہ ذاکراً علیٰ کلّ حال (۱)
اے میرے فرزند ہر حال میں خدا کا ذکر کرتے رہو۔

تو معلوم ہوا کہ ذکر خدا ایک اہم مسئلہ ہے جس کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس کا ذکر کیسے کیا جائے؟ الفاظ کہاں سے لائے جائیں؟ کون سے کلمات ہوں جو اس کی شان اقدس اور بارگاہ پر عظمت کے مطابق ہوں اور برترین وبالا ترین کلمات شمار کئے جاتے ہوں۔ جب ہم روایات کی طرف نگاہ اٹھاتے ہیں تو ہمیں مختلف چیزیں نظر آتی ہیں۔ اگر تمام روایات کی کلی طور پر تقسیم بندی کی جائے تو یہ روایتیں چند حصوں میں تقسیم ہوجاتی ہیں۔ جنکو مختصراً یوں بیان کیا جاسکتا ہے۔

(۱) بعض روایات وہ ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ تسبیحات اربعہ "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" بہترین ذکر ہے۔

(۲) بعض روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ: لا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم بہترین وبالاترین ذکر ہے۔

(۳) بعض روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ: لا الہ الا اللہ بہترین اور افضل ترین ذکر ہے۔

(۴) بعض روایات دلالت کرتی ہیں کہ صرف الحمد للہ بہترین اور افضل ترین ذکر ہے۔

(۵) بعض روایات دلالت کرتی ہیں کہ اللہ اکبر بہترین ذکر ہے۔

(۶) بعض روایات دلالت کرتی ہیں کہ محمدؐ وآل محمد پر صلوات بھیجنا بہترین ذکر ہے۔

(۷) بعض روایات دلالت کرتی ہیں کہ تسبیح حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا بہترین اور افضل ترین ذکر ہے۔ (۲)

روایات کے مطالعہ سے اتنا بہر حال واضح ہوجاتا ہے کہ یہ تمام اذکار اپنی اپنی جگہ ایک اہمیت اور عظمت کے حامل ہیں اور ان کا ورد فضیلت سے خالی نہیں ہے لیکن تسبیح حضرت فاطمہ زہراء (س) اس لئے اپنے اندر عظمت کا پہلو رکھتی ہے کیونکہ یہ نبی اکرم (ص) کی لخت جگر، سیدہ نساء عالمین سے منسوب ہے اور خود آپؐ نے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کو یہ ذکر تعلیم فرمایا تھا جس پر آپ ساری عمر مداومت فرماتی رہیں۔ ویسے تو کتابوں میں آپ کے بارے میں کئی تسبیحات کا تذکرہ ملتا ہے جن کو تفصیلی طور پر بحار الانوار ج ۸۹، کامل الزیارات وغیرہ میں دیکھا جاسکتا ہے لیکن مشہور ومعروف تسبیح وہی ہے کہ جو ہم اور آپ نماز کے بعد پڑھتے ہیں اور جس کے بارے میں حضرت علیؑ اور امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ:

تسبیح فاطمه هو الله اکبر اربع و ثلاثون مرّة ، سبحان الله ثلاث و ثلاثون مرّة ، و الحمد لله ثلاث و ثلاثون مرّة (۳)

یعنی تسبیح فاطمہؑ یہ ہے: ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ۔

اس روایت سے اگر چہ ظاہراً یہ سمجھ میں آتا ہے سبحان اللہ کو الحمد للہ پر مقدم کیا جائے لیکن سبحان اللہ کو بعد ہی میں پڑھنا چاہئے کیونکہ اکثر روایات میں وارد ہوا ہے کہ سبحان اللہ کو الحمد للہ کے بعد پڑھا جائے۔ مثلاً جب امام جعفر صادق علیہ السلام سے تسبیح فاطمہؑ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا کہ:

تبدأ بالتکبیر ثم التحمید ثم التسبیح یعنی پہلے اللہ اکبر کہو پھر الحمد للہ اور پھر سبحان اللہ

آثار وفوائد تسبیح زہراء

اس عظیم ذکر سے ہماری غفلت یا تغافل کا سبب خود اس کے فضائل وفوائد سے ناواقف ہونا بھی ہے۔ اگر ہم ان اسرار ورموز سے واقف ہوجائیں جو ان الفاظ کے دامن میں چھپا دئے گئے ہیں تو ہم کسی حد تک خواب غفلت سے بیدار ہوکر اپنی زندگی کو ان جواہرات سے سنوار سکتے ہیں۔ ذکر تسبیح حضرت فاطمہؑ کے لئے بہت سے فوائد ذکر ہوئے ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں۔

(۱) گناہوں کی بخشش (۲) شیطان سے دوری (۳) رضائے خدا

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

مَن سبّح تسبیح الزهراء ثم استغفر غفر له و هی مائة باللسان والف فی المیزان و تطرد الشیطان و ترضی الرحمن.

جو بھی تسبیح حضرت زہراءؑ پڑھ کر استغفار کریگا خدا اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔ اس تسبیح میں ظاہراً سو ذکر ادا ہوتے ہیں لیکن انسان کے نامۂ اعمال کو ہزار گنا وزنی بنا دیتا ہے۔ اور ساتھ ہی شیطان کو دور بھگا دیتی ہے اور رضائے رحمن کو جلب کرتی ہے (۴)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا!

مَن سبّح تسبیح فاطمه قبل ان یثنی رجلیه من صلاة الفریضة غفر له

جو شخص نماز واجب کے بعد قبلہ سے منحرف ہونے سے قبل تسبیح حضرت فاطمہؑ پڑھتا ہے خدا اس کو بخش دیتا ہے۔

یہاں پر یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف تسبیح بخشش کا ذریعہ بنتی ہے اور کسی دیگر امر کی ضرورت نہیں ہے۔ جب کہ پہلی روایت سے صاف واضح ہوجاتا ہے کہ تسبیح کے ساتھ ساتھ خود انسان کا استغفار کرنا بھی ضروری ہے "ثم استغفر غفر لہ" جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ تسبیح حضرت فاطمہ زہراءؑ انسان کے قلب میں احساس استغفار پیدا کرتی ہے اور جب دل میں ایک مخصوص کیفیت پیدا ہوجاتی ہے کہ بندہ گناہوں کی تکرار نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرلیتا ہے تو خدا بھی اسے معاف کردیتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اس مسئلہ کو صاف صاف بیان کردیا گیا ہے۔

(۱) من تاب بعد ظلمه واصلح فان الله یتوب علیه ان الله غفور رحیم۔ مائدہ ۳۹
پھر ظلم کے بعد جو شخص توبہ کرے اور اپنی اصلاح کرے تو خدا اس کی توبہ قبول کریگا کہ اللہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔

(۲) من عمل منکم سوءاً بجهالة ثم تاب من بعده واصلح فانه غفور رحیم انعام ۱۵۴
تم میں جو بھی از روئے جہالت برائی کریگا اور اس کے بعد توبہ کرکے اپنی اصلاح کرے گا تو خدا بہت زیادہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔

(۳) الذین تابوا من بعد ذالک واصلحوا فان ربک غفور رحیم۔ نور ۵
(علاوہ ان افراد کے) جو اس کے بعد توبہ کرلیں اور اپنے نفس کی اصلاح کرلیں کہ اللہ بہت زیادہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔

(۴) انی لغفار لمن تاب وآمن وعمل صالحاً ثم اهتدی طہ ۸۲
اور میں بہت زیادہ بخشنے والا ہوں اس شخص کے لئے جو توبہ کرلے اور ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے پھر راہ ہدایت پر ثابت قدم رہے۔

ان آیات میں غور کرنے سے معلوم ہوجاتا ہے کہ گناہوں کی بخشش کے لئے توبہ کے ساتھ اعمال صالحہ کی پابندی اور حتی المقدور گناہوں کے تکرار سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

(۵) وجوب جنت:۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ "من سبّح تسبیح فاطمه فی دبر المکتوبه من قبل ان یبسط رجلیه اوجب الله له الجنة (۵)
یعنی جو شخص نماز فریضہ سے فارغ ہوکر قبلہ سے منحرف ہونے سے پہلے تسبیح فاطمہؑ پڑھتا ہے خداوند عالم اس کے اوپر جنت واجب کردیتا ہے۔

یہاں سے معلوم ہوجاتا ہے کہ تسبیح حضرت فاطمہؑ کتنا پر عظمت اور بافضیلت ذکر ہے اور یقیناً اگر اس سے زیادہ فضیلت والا کوئی ذکر ہوتا تو پیغمبر اکرمؐ اپنی بیٹی کو وہی تعلیم فرماتے۔ جیسا کہ امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں۔

ما عبد الله بشی افضل من تسبیح الزهراء ولو کان شی افضل منه لنحله رسول الله فاطمه (۶)
یعنی تسبیح فاطمہ زہراءؑ سے بہتر کسی اور طریقے سے خدا کی عبادت نہیں کی گئی بے شک اگر کوئی چیز اس سے بھی زیادہ افضل ہوتی تو رسول اکرمؐ اپنی بیٹی فاطمہ کو وہی تعلیم فرماتے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں واذکروا اللہ ذکراً کثیراً (احزاب ۴۱) سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ:
من سبّح تسبیح فاطمه فقد ذکر الله الذکر الکثیر (۷)
جس نے تسبیح فاطمہؑ کو پڑھ لیا گویا اس نے خدا کے لئے ذکر کثیر انجام دے دیا۔

ان روایات کے بعد ذکر تسبیح حضرت فاطمہ زہراءؑ کی عظمت وفضیلت اور دوسرے اذکار پر اس کی برتری روز روشن کی طرح واضح ہوجاتی ہے اور اگر اس پر مداومت کرلی جائے تو انسان دنیاو آخرت کی برکتیں اور نعمتیں سمیٹ سکتا ہے۔ اور کل قیامت میں حضرت فاطمہؑ کے محشر میں سرخرو ہوسکتا ہے۔ ہم سب شہزادیؑ کونین کو وسیلہ قرار دیتے ہوئے بارگاہ خداوندی میں دعا کرتے ہیں کہ ہماری زندگی کو تسبیح حضرت زہراء کے ساتھ ساتھ اپنے دیگر محبوب اذکار کے سہارے معمور ومنور فرما آمین یارب العالمین۔

حوالہ جات:
(۱) بحار الانوار ج ۹۰۔ ص ۱۵۴
(۲) ان تمام روایات کے مطالعہ کے لئے کتاب بحار الانوار ج ۹۰ باب ذکر اللہ تعالیٰ، کتاب الترغیب والترہیب ج ۲ وغیرہ کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے۔
(۳) زندگانی حضرت زہراؑ ص ۱۰۰۱، بحوالہ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱ وثواب الاعمال ص ۱۹۶
(۴) ثواب الاعمال ص ۳۶۳
(۵) زندگانی حضرت زہراء ص ۹۸۹
(۶) زندگانی حضرت زہراء ص ۹۸۴
(۷) زندگانی حضرت زہراء ص ۹۸۵

مصنف: گروہ محققین

اھلسنت علمائے دین کی نظر میں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا مقام و منزلت

تحریر: وسیم رضا

زمانہ ام البشر اور ابوالبشر سے لے کر قیامت تک خداوند متعال نے 4 خواتین جن میں مریم بنت عمران، آسیہ بنت مزاحم (زوجہ فرعون)، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمدؐ کے ذریعہ عظیم الٰہی مشن کی توسیع کی۔ مریم، آسیہ اور خدیجہ (صلوٰۃ اللہ علیہا) کو اپنے زمانوں کی عورتوں سے بہتر، برتر و افضل قرار دیا گیا ہے جبکہ حضرت صدیقہ سلام اللہ علیہا کی افضلیت عام اور مطلق ہے جو پورے عالم اور تمام زمانوں یعنی جہان شمول اور زمان شمول پر مشتمل ہے۔ دنیا کی تمام عورتوں پر حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی افضلیت سے متعلق واضح ترین آیات، روایات منہ بولتی دلائل ہر قسم کے نادرست عقیدہ و تصورات کے امکانات کو ختم کر دیتی ہیں۔

جگر گوشہ رسول، شہزادی دو عالم، فخر نسواں، سردار خواتین دو جہاں، بنت سردار انبیاء، بتول حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا عظیم المرتبت خلقت کے بارے میں جہاں علمائے تشیع نے اپنی کتابوں میں قلم فرسائی کی ہیں، وہیں علمائے اہل تسنن نے بھی حقیقت گوئی سے کام لیا ہے تاہم یہ الگ بات ہے کہ کچھ افراد و کردار جنہیں قرآن کریم میں "صم بکم عمی" کے مصداق قرار دیا گیا ہے، انہوں نے سادہ لوح عوام کو حق سے دور رکھنے کیلئے کینہ، حسد، حب دنیا، خود خواہی و نافرمانی کی زندگی مثالیں قائم کیں اور بنی نوع انسان کو ان تمام کمالات و برکات سے محروم رہنے کیلئے شیطانی حربوں کو استعمال میں لایا۔ خیر ہمیں ان سے کوئی سروکار نہیں ہے اس لیے کہ سورج کے سامنے پردہ حائل کرنے سے اس کی روشنی نہیں چھپتی۔ ہم یہاں اہل سنت کے مشہور و معروف کتابوں سے کچھ اقتباس حضرت زہرا (س) سے متعلق قارئین کی خدمت میں اختصار کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

احمد ابن حنبل

اہل سنت کے چار مشہور ترین اہل مذاہب میں سے ایک اور حدیث کے بہت بڑے امام احمد ابن حنبل نے اپنی مسند کی تیسری جلد میں اپنی خاص اسناد کے ذریعے سے خادم رسولؐ مالک بن انس سے روایت کی ہے کہ رسول اسلامؐ چھ ماہ تک ہر روز نماز صبح کے لئے جاتے ہوئے حضرت فاطمہ (س) کے گھر کے پاس سے گزرتے اور فرماتے: نماز! نماز! اے اہل بیت! اس کے بعد آپ پھر اس آیت کی تلاوت فرماتے: (انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا)

ترجمہ: اے اہلبیت! اللہ کا تو بس یہی ارادہ ہے کہ تمہیں ہر ناپاکی سے دور رکھے اور تمہیں خوب پاک و پاکیزہ رکھے۔

مسلم بن حجاج

صحاح ستہ میں سے دوسری اہم کتاب صحیح مسلم شمار کی جاتی ہے۔ امام مسلم بن حجاج اپنی اس صحیح میں کہتے ہیں۔ پیغمبر اکرم (ص) نے فرمایا:
فاطمہ رسول کے جسم کا ٹکڑا ہے، جو انہیں رنجیدہ کرتا ہے وہ رسول اللہ کو رنجیدہ کرتا ہے اور جو انہیں خوش کرتا ہے وہ رسول اللہ کو خوش کرتا ہے۔

بخاری

حدیث کے معروف امام ابو عبداللہ محمد اسماعیل بخاری اپنی صحیح کے باب فضائل صحابہ میں اپنی اسناد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اسلام نے فرمایا: فاطمہ میرا پارہ تن ہے جس نے اسے غضبناک کیا اس نے مجھے غضبناک کیا۔
امام بخاری نے اپنی کتاب میں متعدد مقامات پر رسول اللہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس نے اسے غضبناک کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔ (ج ٦) پانچویں جلد میں انھوں نے آنحضرت کا یہ فرمان بھی نقل کیا ہے: "الفاطمة سیدة نساء اھل الجنة" فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔

ترمذی

امام ترمذی کی سنن بھی صحاح ستہ میں شامل ہے۔ وہ نقل کرتے ہیں: حضرت عائشہ سے سوال کیا گیا کہ لوگوں میں سے رسول اللہ کو سب سے زیادہ محبوب کون تھا؟ انہوں نے جواب دیا: "فاطمہ" پھر پوچھا گیا مردوں میں سے؟ کہنے لگیں: ان کے شوہر علی۔

خطیب بغدادی

احمد بن علی المعروف خطیب بغدادی پانچویں صدی کے مورخ اور محقق ہیں۔ تاریخ بغداد اور مدینۃ الاسلام ان کی مشہور کتاب ہے۔ اس میں وہ حسین بن معاذ کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے اپنی اسناد کے ذریعے حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اسلام نے فرمایا: جب روز محشر برپا ہوگا کہ ایک آواز آئے گی: اے لوگو! اپنی نظریں نیچی کر لو تا کہ فاطمہ بنت محمد گزر جائیں۔ ایک اور روایت میں وہ نقل کرتے ہیں: ایک پکارنے والا روز محشر ندا دے گا کہ اپنی آنکھوں کو بند لو تا کہ فاطمہ بنت محمد گزر جائیں۔

علامہ قندوزی

علامہ سلیمان قندوزی اپنی کتاب **ینابیع المودۃ** میں اپنی اسناد سے انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں: نماز فجر کے وقت ہر روز رسول اللہ حضرت فاطمہ کے گھر کے دروازے پر آتے اور گھر والوں کو نماز کے لئے پکارتے اور یہ آیت تلاوت فرماتے:
(انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا)
سورہ احزاب

اور یہ سلسلہ نو ماہ تک جاری رہا۔ (سطور بالا میں مذکور ایک روایت میں چھ ماہ آیا ہے)۔ علامہ قندوزی یہ روایت درج کرنے کے بعد لکھتے ہیں: یہ خبر تین سو صحابہ سے روایت ہوئی ہے۔

حاکم نیشاپوری

مستدرک علی الصحیحین امام حاکم نیشاپوری کی مشہور کتاب ہے۔ وہ اس میں نقل کرتے ہیں: رسول اللہ نے اپنے مرض موت میں حضرت فاطمہ سے فرمایا: بیٹی! کیا تم نہیں چاہتی کہ امت اسلام اور تمام عالم کی عورتوں کی سردار ہو؟

فخر رازی

امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر کبیر میں سورہ کوثر کے ذیل میں اس سورہ مبارکہ کے بارے میں متعدد وجوہ بیان کی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ کوثر سے مراد آل رسول ہے۔ وہ کہتے ہیں: یہ سورہ رسول اسلام کے دشمنوں کے طعن و عیب جوئی کو رد کرنے کے لئے نازل ہوئی۔ وہ آپ کو ابتر یعنی بے اولاد، جس کی یاد باقی نہ رہے اور منقطع النسل کو کہتے تھے۔ اس سورہ کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت کو ایسی بابرکت نسل عطا کرے گا کہ زمانے گزر جائیں گے لیکن وہ باقی رہے گی۔ دیکھیں کہ خاندان اہل بیت میں سے کس قدر افراد قتل ہوئے ہیں لیکن پھر بھی دنیا خاندان رسالت اور آپ کی اولاد سے بھری ہوئی ہے جبکہ بنی امیہ کی تعداد کتنی زیادہ تھی لیکن آج ان میں سے کوئی قابل ذکر شخص وجود نہیں رکھتا۔ ادھر ان (اولاد رسول) کی طرف دیکھیں باقر، صادق، کاظم، رضا وغیرہ جیسے کیسے بزرگ اہل علم و دانش خاندان رسالت میں باقی ہیں۔ (تفسیر فخر الدین رازی، ج ۳۲ ص ۱۲۴ مطبعہ بہیہ، مصر)

جاری صفحہ 2پر

Fatima is Fatima (Pbuh)

The lady without Mausoleum is our best Ideal

The daughter of Mohammed ((S.A.W.W) is an example being an exemplary daughter, a loving and supportive wife and a caring mother. She (S.A) is the perfect role model for the women. We have to read about the suffering of Fatima Zehra (S.A) and how she managed to come out from them, how she always helped the messenger of Allah (S.A.W.W) and the commander of faithful Imam Ali (A.S) whenever they were in the toughest situations of their lives. How she always supported the noble Prophet of Allah in his suffering and got the title of Ume Abiha (the mother of her father).

SHARAFAT FATIMA

Allah says in the Holy Quran, The messenger of Allah is an excellent Model for those of you who put your hope in Allah and the last and remember him often. (Surat Al-Ahzab,V-21)

Last Successor of Holy Prophet Imam Mahdi (atfs):The daughter of Mohammad (Pbuh) is the best ideal for me.

The lady without shrine is my ideal and I'm proud and blessed to have such an ideal in my life yes that's none but Fatima Zehra (S.A) Who is Fatima? Fatima (S.A) the gift of Almighty Allah to his beloved Prophet that's Mohammed (S.A.W.W) about whom Allah says in the holy Quran (Waama Arsalnaka ila, RAHMATAN LIL AALIMEEN, the highest blessing for this universe, the role model for the whole humanity.

Fatima (S.A) was born in the holy city of Mecca in the family of the noble messenger of Allah that's Mohammed (S.A.W.W) and the pious lady whose every ounce of wealth saved Islam the deen of Allah, when there was a great threat to this religion, when Islam was in much need of that wealth,as Hazrat Khajida (S.A) was the wealthiest personality of Arab at that time n was the very first lady to accept the deen of Allah and to accompany his noble Prophet (Pbuh), both of them suffered a lot and sacrificed their everything in the way of Allah. But Allah who's the great power and the creator of this universe blessed them with such a special child who is an example to the whole world. Fatima zehra (S.A) was born at that time when the life of Mohammed (S.A.W.W) was full of enemies because of defending and propagating Islam.She learned the lessons of patience, tolerance and became aware about her rights and how to stood up whenever needed to defend them. She was a courageous lady who accompanied the Allah's Messenger in almost 30 wars. She learned everything from that perfect personality who doesn't have any other examples. In fact lady Fatima Zehra (S.A) didn't lived for more than 18 years but created an example for the whole humanity and is living in the hearts of every human being. Being the daughter of the city of knowledge, she also was a very knowledgeable soul in fact she would make herself available for people who needed answers or clarifications about difficulties and complicated issues, she never felt any kind of tiredness while responding the queries of needy people, Once a lady came to Fatima Zehra (S.A) and asked her about the prayers of her handicapped mother and this discussion took a lot of time even she answered ten times, the lady felt ashamed and asked Fatima Zehra (S.A) to pardon her as she make her tired, but this blessed lady replied with a smile, that I am glad to do my job as i know that I will be awarded by almighty Allah for doing my duty . The daughter of Mohammed ((S.A.W.W) is an example being an exemplary daughter, a loving and supportive wife and a caring mother. She (S.A) is the perfect role model for the women. We have to read about the suffering of Fatima Zehra (S.A) and how she managed to come out from them, how she always helped the messenger of Allah (S.A.W.W) and the commander of faithful Imam Ali (A.S) whenever they were in the toughest situations of their lives. How she always supported the noble Prophet of Allah in his suffering and got the title of Ume Abiha (the mother of her father) because lady Fatima (S.A) never let her father to feel any kind of loneliness even when his life was full of troubles made by enemies who never left Prophet Muhammad (S.A.W.W) without harming him and Islam. She is called Sayyidtu Nisae Alameen,the best woman of the world, being the best Daughter, she is the best wife who supported her husband in every hardships even at home she never complained about anything, she used to provide her own food to the beggars, poor and used smile while seeing her husband coming back to home. She never asked Imam Ali (A.S) for anything and when Imam (A.S) questioned her about never asking him for anything and nor any demand, she used to reply that O Ali as I'm afraid of Allah because if I will ask for anything that you can't afford I'm afraid that what will I answer to my Allah. Imam Ali (A.S) says about Hazrat Fatima Zehra (S.A) that whatever was going through my life but a single smile of Fatima Zehra make me feel to forget every suffering and hardship. This is the character of the daughter of Mohammed (S.A.W.W), this is the character which we have to follow, this is the lady who should be our role model. She is the mother of the youths of Paradise, (Imam Hassan and Imam Hussain). Is there any other examples like her surely NO! Fatima Zehra (S.A) is that women about the Prophet of Allah says O!Fatima you are part of me. Fatima is that lady for whom the Rahamatan lil Aalimeen used to get up from his place in order to respect this blessed creation of Allah. Fatima is that women at her door the greatest angle of Allah used to send greetings. Fatima is Fatima none is like her. Fatima is that lady who covered herself properly even when a blind man comes to her home and when asked by her father that O Fatima he is blind can't see you but see the beautiful reply,O father I know he is and can't see me but I'm having sight and I'm not blind, here she teaches us what kind of behavior we need with non Mehrams (Strangers). If we will follow the teaching of this blessed lady no doubt there will not be even a single problem in our lives. Fatima Zehra (S.A) used to worship Allah during the nights and in such a way that her feet get swelled and she always pray first for her neighbors, then for relatives and lastly for family. Fatima Zehra (S.A) lived such a life which is actually the perfect example of the perfect role model.

Let me conclude by the beautiful sayings of Late Imam Khomeni (R.A) about this blessed lady:

"The role model for women as declared by Allah and by his holy Prophet is Lady Fatima Zehra (Pbut)

Writer of this article hails from Kashmir is persuing Islamic Studies at Jamiat-uz-Zahra (S.A) Qom, Iran.

Grand Ayatollah Sheikh Wahid Khorasani

What is our duty towards Fatimiyah (Pbuh)?

We haven't done anything. Nevertheless, you should either thank your fathers or your mothers, or you must have had a good past record to your credit that allowed you to attain this opportunity to serve the mission of Hazrat Zahra (Pbuh).Sheikh-ul-Mohaditheen Sadooq narrates that Jabir asked this question of the sixth imam:"Why was Fatima Zahra (A.S.) named Zahra?" Why was Fatima linked to the word Zahra?We have Hadeeth, and we have the Fiqh of Hadeeth. We have traditions, and we have the contextual study of these traditions.The tradition itself is one discussion, its contextual study is a completely different discussion. Hadith is one discussion, whereas the fiqh of hadeeth is a completely different discussion.The indications, subtleties and realities that exist within the words of the Ahl-e-Bait (A.S.) are not understandable for everyone.It was asked: Why was she named Zahra? The answer lies within this tradition.

I will summarize this answer - a complete explanation would require a book -It is said: The secret behind the title "Zahra".The Imam's statement with regards to the title "Zahra" is something to this effect (She) was created from the luminance of God's glory, …from the luminance of glory. The source of the said radiance is this: When God created her from the luminance of His glory, her radiance illuminated the heavens and the earth. (Her) inner self is such an inner self. (Her) soul and essence is from the luminance of glory and then it radiates.The parameter of this radiance and this is truly strange.The parameter of the sun's radiance, with all its greatness, is no larger than the solar system.Each one of these suns has a defined parameter of radiance. But what a sun she was.

the parameter of her radiance showered down light upon all the heavens and the earths. Angels, about whom Amir-ul-Momineen (A.S.) says: "From amongst the angels, whom You granted residence within your heavens,and raised them up from Your earth, they are the most knowledgable of Your creations with regards to You", When the radiance (in question revealed itself), even such great angels fell down in prostration. They said: O' God, what is this radiance? The answer was astonishing. This radiance is such that "I created it from My Glory". This was the source of her creation.After this, He said, "I send forth this radiance" by way of a prophet from amongst my Prophets. (A Prophet) whom I have raised up, in excellence, above all other Prophets. The source of her creation is the luminance of His glory, then (after being created) she attains the position of proximity to the All-Exalted and All-Powerful. After being sent down into the temporal world, the vessel that houses her existence is the body of the most excellent of God's prophet (P.B.U.H.). All these facets hold within themselves precise intricacies.The vessel of her existence must be the body of the most excellent of God's prophet (P.B.U.H.) any other thing would simply be impossible. (And) who, then, is her equal? (He) who, if it were not for him, Adam and the rest of humanity would have failed in providing her with a match. That which is important lies in this statement: "This is a radiance that I shall place within his (the Prophet's) body, and from it I shall create all of My vicegerents. Vicegerents who, after the end of My revelations, shall each be God's deputy within the realm of possibility. The Hasani forebearance, the Husayni bravery, the Sajadi worship, the Baqiri achievements, the Jafari grand-works, the Kazimi sciences, the Razavi irrefutable arguments, the Taqawi generosity, the Naqawi purity, the Askari awe, the divine occultation, these are all derivations of this radiance. This is the secret that has made Fatima into Zahra. This jewel was such a jewel, it could not have been named otherwise. One word suffices the listener who comprehends.

That word is this: Who was Amir-ul-Momineen (A.S.)? Who was Ali ibn Abitalib (A.S.)? (Ali ibn Abitalib) was he about whom Jibraeel cried out, in between the heavens and the earth, saying: "There is no young and energetic man except Ali". One strike by his hand…, One strike, about which there exists a consensus in amongst all knowledgeable people. One strike by his sword is "greater than the worship of all of creation". This was the man who, during the night of migration, slept in the Prophet's bed and left the heavens in astonishment. "And among men is he who sells himself to seek the pleasure of Allah" (Al-Baqara:207).In the battle of Uhad, he acted in a manner that amazed all the divine prophets and messengers. He body had become littered with holes and wounds (during this battle). Whenever they tried to put heal one of his wounds, they would place a wick on one end, and it would slip out from the other. The Prophet (P.B.U.H.) wept profusely, but he smiled and said: "O" Prophet of God, have I pleased God? Such a man stands next to her body and says: "May Ali have died (before witnessing this event)" My soul made to endure Zahra's separation, is imprisoned. I wish my wailing would release it from its imprisonment. He understood what a jewel she was. How she lived? How she left this worldly abode? Truly, the mind is flabbergasted. This is the matter (in question)….pay great attention to it, (so that you) comprehend what a position you have been granted. Act in a way that your name is not crossed out (of this hallowed list).

The great scholars have all narrated this matter:The Prophet (P.B.U.H.) entered (Fatima's house), and say the state of his daughter's life, the mantle she wore was made of camel's fur, with one hand she worked the hand mill,with at the same time she suckled (her infant son) Syed-us-Shohada (A.S.). The moment the Prophet (P.B.U.H.) say this sight, "his eyes became inundated with tears". The Seal (of the prophets) is the very heart of the universe. When his emotional state changes (and he experiences sorrow), the heavens and the earth also change with him. What situation did he witness that his eyes became full of tears? When (Hazrat Fatima) say the tears in her father's eyes, she said a sentence that not only astonishes me and you, but even Jibraeel himself. Her reaction in front of the Prophet (P.B.U.H.) was this:

"O" Prophet of God - All praise be to Allah for His bounties, and All thanks be to Allah for His blessings". Bounties on one side, blessings on the other. Praise for one, and thanks for the other. (Then) Jibraeel descended and said: "O" Prophet of God, God says: "And soon will your Lord give you so that you shall be well pleased" (Ad-Dhuhaa:05).This is when this verse was revealed. In summary, "we shall give you so much that you shall become well-pleased". What shall He give henceforth? Its beyond mention. When the start was this, what shall the end be? The end is this - just one sentence suffices - The first person to set foot open the realm of God's proximity is Fatima Zahra (A.S.). She is the first, proceeding even the Seal of the prophets (P.B.U.H.) in this matter. First she shall enter (into that realm), and only then shall her father enter therein. This matter astonishes the mind of every thinker. It is important that this matter is narrated not only by the shi'a but by all muslim scholars. "The first to enter paradise is Fatima (A.S.)" (and) what will happen then? (Everyone) who enters (paradise) so as to reside therein. "Adam and all the other prophets shall visit her as pilgrims".The first program with paradise is this: 124 thousand Prophets shall come to visit her as pilgrims. Now, how did such a person spend the days of her life? How did she bade farewell to this world? What is our responsibility? If one lamentation group fails to come out onto the streets on the third (of Jamadi-uth-Thani), the remorse they will face will be irreparable. (That remorse shall be this) that I could have helped in healing the wounds of Zainab-e-Kubra, by I failed to do so! By way of beating my chest and crying out "Ya Zahra", I could have given my condolences to the Master of the Age (A.S.) but I did not ! Do not lose this opportunity ! "And warn them of the day of intense regret, when the matter shall have been decided" (Maryam:39)Lamentation groups that come out onto the streets, beating their chests and heads, all this is not recorded in one register. It is recorded in God's own court, First in His book, in His protected tablet, because (all this effort) was for the sake of His blessed servant Fatima Zahra. Second, (it is recorded) in the register of the Seal of the prophets (P.B.U.H.), (this is) because all (your) lamentation becomes an ointment that heals the wounded heart of the Seal of the prophets (P.B.U.H.). "Say: I do not ask of you any reward for it but love for my near relatives" (Ash-Shura:23) (Then) it is recorded in the register of Amir-ul-Momineen (A.S.), (and) in the register of Hasan ibn Ali (A.S.), (and) in the register of Shaheed-us-Shuhada (A.S.), who ran bare-foot, that night, behind the funeral (of his mother). When you go to the tomb of the eighth Imam, he shall look upon you in a different manner, (he shall see) that you are the same as the one who toiled restlessly for the sake of his wounded mother. Act in a manner that (the mourning that takes place) this year be different from that of every other year, by the will of God.

Excerpts from one of the lecture of Grand Ayatollah Sheikh Wahid Hossaini Khurasani given in the year 15 - 04 -2010 and source of text is official website of his Eminance.

Printer,Publisher & Owner:Waseem Raja;Editor in Chief:Waseem Raja;Ass.Editor:Mohammad Afzal Bhat;R.N.I No:JKBIL/2015/6342
Published From:Maisuma Bazar,Gaw Kadal Srinagar (J&K);Adms.Office:Natipora Sgr; Printed at:Khidmat Offeset,Abi Guzar The Bund,Srinagar;
Contact:+91-9419001884;Email:editorwilayattimes@gmail.com; Website:www.wilayattimes.com

3rd Year of Publication

Srinagar

WILAYAT Weekly TIMES

Vol:04 | Issue:08 | Pages:08 | 19th February 2017 to 25th February 2018 | Rs.5/-

The Student of Govt.Middle School Patwaw Budgam Kashmir namely Adil Ali Rather is suffering from acute leukemia (Blood Cancer)and is undergoing treatment at SKIMS Soura .He belongs to poor family and cost of treatment is huge which is beyond the reach for his family .Kindly help him to save the precious life.
Account No:0078041000002207,IFSC:JAKA0MAJLIS
JK Bank Budgam Kashmir,
M.No:+91-9622757732

Grand Ayatollah Syed Ali Khamenei:

Four lessons by Lady Fatima Zahra (Pbuh) for humanity

We should make greater efforts [towards emulating Fatima Zahra (as)]. Lessons to be learned from the life of Siddiqat al-Taherah, Fatima Zahra (as), involve making great efforts, showing diligence, and leading a pure life:--just as that great personality, the manifestation of enlightenment and purity, led her life: she was "pure, immaculate, virtuous, and pious," [Kamel al-Ziarat, page 310]. Traits of purity, piety and enlightenment of such an exceptional person are what have influenced our Islamic teachings throughout the history of Shi'a Islam. *Apr 20, 2014*

That is to say, in her short life, Fatima Zahra (as) achieved the position as the primary woman of all females. In other words, she is superior to all great and saintly women throughout history. What factors, forces, and what kind of inner strength could lead one person to become such an ocean of wisdom, piety, sanctity and spiritual transcendence in such a short time? This is a miracle of Islam.

Another pivotal matter is in regards to the blessed descendants of this great person [Lady Fatima Zahra (as)]. The association of Sura al-Kauther with Fatima Zahra (as)--even if such an association had not existed in our collection of hadith--is an accurate association. There are so many blessings that have been bestowed upon the Holy Prophet's (pbuh) household and on each and every one of the Imams (as). The world is full of enjoyable individual, social, worldly and otherworldly melodies, which rose from the pure lungs of the Imams (as). Hussein ibn Ali (as), Zeinab al-Kubra (as), Imam Hassan al-Mojtaba (as), Imam Sadiq (as), Imam Sajjad (as), each and every one of the Imams (as) would produce these melodies. See what great excitement exists in the world of spirituality and on the path of guidance because of the words of these great personalities and their lessons and teachings. They are the children of Fatima Zahra (as). *Jul 5, 2007 (End)*

Man's limited mind cannot definitely evaluate and measure the characteristics of heavenly personalities like Fatima Zahra (God's greetings be upon her). People's minds do not have the capability to evaluate and measure these spiritual dimensions. However, we can make their behavior a model for ourselves

We should make efforts. The lesson of the life of Siddiqat al-Taherah - Fatima Zahra (God's greetings be upon her) - is to make efforts, show diligence and lead a pure life, as that great personality was the manifestation of enlightenment and purity: she was "pure, clean, immaculate, virtuous, pious and moral" [Kamel al-Ziarat, page 310]. The purity, cleanliness, piety and enlightenment of that great person are what have influenced our Islamic teachings throughout the history of Shiaism.

Man's limited mind cannot definitely evaluate and measure the characteristics of heavenly personalities like Fatima Zahra (God's greetings be upon her). People's minds do not have the capability to evaluate and measure these spiritual dimensions. However, we can make their behavior a model for ourselves. This was also pointed out in the poems that the friends in this meeting recited.The spiritual positions of these personalities are one thing and the patterns of behavior which are in front of our eyes are quite another. This does not mean that we can emulate these personalities by displaying a second version of their patterns of behavior. This is not what it means. However, we can follow them at least.The Commander of the Faithful (a.s.) said, "I know that to adopt such a hard way of life is beyond you, but at least try to be pious. Help me and be my companion in virtue, diligence and simple living" [Nahjul Balaghah, Letter 45]. After he describes his lifestyle - although he had a lofty position and had access to many resources, he lived a life of piety and abstinence - he says, "You cannot behave like me, but you can help me". With what? We can help him with piety, avoidance of sins, effort and diligence. These are our responsibilities.

They have illustrated the goals for us, both individual and personal goals, and social, political and general goals. In personal goals, our lofty ideal is reaching the peak of human dignity. Everyone has been promised that they can take this lofty and limitless flight. You youth are more capable than us. These are the personal goals.

And our great social goals are creating a pure Islamic life and Islamic society, one that allows individuals to move towards this goal. Such a society is well-developed, free, independent, highly moral, united, unanimous, pious and religious. These are the goals of Islamic society. The main social and political goal of Islam is creating a world which is an introduction to the afterlife and which helps individuals to achieve paradise easily. They have illustrated these goals for us. Apr 20, 2014

20فروری کومجلس مرثیہ خوانی

[illegible]

تمام محبان و عاشقان آل عباؑ سے شرکت کی پرخلوص استدعا ہے

نوٹ: مہمان حضرات سے استدعا ہے کہ نذر کا انتظام مکان مجلس میں تقسیم کیا جائیگا
زمان : ۳ جمادی الثانیہ ۱۴۳۹ ھ بمطابق ۲۰ فروری ۲۰۱۸ء
بروز منگل ---- صبح ۱۰ بجے سے شام ٦ بجے تک
مکان : قصر امام زمانؑ، نواب باغ باغوان پورہ لال بازار سرینگر کشمیر

الداعی : اخوان المنتظرین فی قیادت امام زماناؑ
9858338990; 8717932278; 8717932292